لالی

تحریر: پروفیسر ریحانہ مغنی

مصور: مشتاق خان

پیشِ لفظ

پیش نظر کتاب چھوٹے چھوٹے فقروں اور مکالموں کی مدد سے ترتیب دی گئی ہے تاکہ نوخواندہ بالغ افراد آسانی سے پڑھ سکیں اور مواد میں ان کی دلچسپی برقرار رہے۔

کہانی نوخواندہ بالغ افراد کی نفسیات، مسائل اور ضروریات کو مدّ نظر رکھتے ہوئے لکھی گئی ہیں۔ 70 فیصد مواد صحت پر مشتمل ہے جس میں ماں اور بچے کی صحت، غذا اور بیماریوں سے بچاؤ جیسے موضوعات شامل ہیں جبکہ 30 فیصد مواد کا تعلق صحت وصفائی، صاف پانی اور ووکیشنل ضروریات کو سامنے رکھ کر ترتیب دیا گیا ہے۔

پوسٹ لٹریسی مٹریریل کی تیاری کے دوران اس کی تیکنیکی ضروریات کو سامنے رکھتے ہوئے بڑے فونٹ (خطاطی) اور تصاویر کی مدد لی گئی ہے۔ یہ بھی کوشش کی گئی ہے کہ صحت سے متعلق بہت پیچیدہ اور اہم معلومات بالغ افراد تک پہنچا دیں جائیں۔

اس بات کو مدّ نظر رکھتے ہوئے کہ دیہی علاقوں میں کم تعلیم یافتہ اور غیر تربیت یافتہ سہولت کاروں کو کثیر الجماعتی کلاسوں کو لینے میں مشکلات پیش آتی ہیں لہذا ایک رہنما برائے سہولت کار بھی مرتب کی گئی ہے۔

کہانیوں کی تصنیف کے دوران صحت اور ماحولیات سے متعلق معلومات مختلف ذرائع مثلاً یونیسف، آغا خان ہیلتھ سروس، آغا خان یونیورسٹی، شرکت گاہ اور مختلف سرکاری اداروں سے حاصل کردہ کتابچوں سے حاصل کی گئی ہیں جس کے لئے سندھ ایجوکیشن فاؤنڈیشن ان سب اداروں کا مشکور وممنون ہے۔

کہانیوں کی اشاعت میں مئینجنگ ڈائریکٹر پروفیسر انیتا غلام علی (ستارۂ امتیاز) اور ڈائریکٹر مشہود رضوی کی تہہ دل سے مشکور ہوں۔ اس کے ساتھ ساتھ کہانیوں کی تیاری میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر عزیز کبانی، ڈاکٹر عاصمہ، ذوالفقار علی اور عدنان مبین کنسلٹنٹ کیواے آرسی جنھوں نے مواد پر نظر ثانی کی اور اپنے مفید مشوروں سے نوازا۔

مارکیٹنگ ایڈووکیسی اینڈ پبلیکیشن یونٹ میں سمیہ ایوب، ذوالفقار علی اور خادم حسین کی خصوصی طور پر شکر گزار ہوں جنھوں نے کہانیوں کو خوبصورت انداز میں تزائن وآرائش سے نکھارا۔

ولیپ ٹیم کی یہ خواہش ہے کہ ہماری کہانیاں بالغ افراد کے لئے تعلیمی مواد میں ایک بہتر اضافہ ثابت ہوسکیں اور کمیونٹیز کی سطح پر لوگ ان کہانیوں سے مستفید ہوسکیں۔

آخر میں سہولت کاروں، سیکھنے والیوں اور دیگر متعلقہ افراد سے درخواست ہے کہ وہ ان کہانیوں سے متعلق اپنی تنقیدی آرا سے ہمیں ضرور نوازیں تاکہ مواد کو اگلی اشاعت میں بہتر بنانے میں مدد لی جاسکے۔

پروفیسر ریحانہ مغنی

مینجر وومینز لٹریسی اینڈ ایمپاورمینٹ پروگرام

سندھ ایجوکیشن فاؤنڈیشن

لالی

لالی کو بچپن سے ہی رنگ بہت پسند تھے۔ کبھی وہ رنگین تتلیوں کی طرف بھاگتی اور کبھی رنگین غباروں کے لئے ضِد کرتی ''بابا مجھے وہ لال والا غبّارہ چاہئے، وہ پیلا والا اور وہ نیلا والا بھی''۔ رحمت اپنی لاڈلی بیٹی کی فرمائشوں پر اپنی مزدوری کا بڑا حصہ خرچ کر دیا کرتا۔

جوں جوں لالی بڑی ہوتی گئی اس کے رنگ تتلیوں اور غبّاروں سے نکل کر کپڑوں پر پھیل گئے۔

اب وہ کہتی ''بابا مجھے وہ زرد پھولوں والا کپڑا چاہئے،
وہ فیروزی والا جس پر نیلے نیلے پھول ہیں اور وہ لال پھولوں والا بھی''۔

لیکن اس دن سے لالی نے کبھی ضد نہیں کی جس دن سے اس کا باپ حادثہ کا شکار ہوا۔ اور اس کی خون میں لت پت لاش اس نے دیکھی۔

لالی کی ماں سکینہ کی کل پونجی ایک پرانی سلائی کی مشین تھی یہی مشین جس نے اس کی خودداری کا بھرم قائم رکھا۔ رحمت کا ایک چچازاد بھائی قریب کے گاؤں میں رہتا تھا۔ ہر اتوار کو وہ آتا، سکینہ کے تیار کردہ کپڑے لے جاتا اور ایک معمولی اجرت سکینہ کو تھما جاتا۔ اس طرح سکینہ کے گھر کی گاڑی چلنے لگی۔

ماں کا ہنر لالی کے ہاتھ میں بھی آیا تھا۔ وہ پڑھنے کے ساتھ ساتھ سلائی میں ماں کی پوری پوری مدد کرتی۔ بازار جاتی تو دھاگے کو توڑ کر دیکھتی کہ ''پکّا ہے یا کچّا ہے'' سکینہ کپڑا رنگنے کو دیتی تو لالی کہتی ''چچا رنگ پکّا کرنا''۔

ایک دن چچا عابد نے لالی کی ماں کو لالی کے سامنے فی جوڑا 70 روپے کے حساب سے ادا کیئے، تو لالی بولی:

لالی: چاچا! فی جوڑا صرف 70 روپے؟ درزی تو 150 لیتا ہے!

چچا: درزی لیتا ہے۔ تم درزی تو نہیں ہو بیٹی!

لالی: درزی بننے کے لئے مجھے کیا کرنا چاہیئے؟

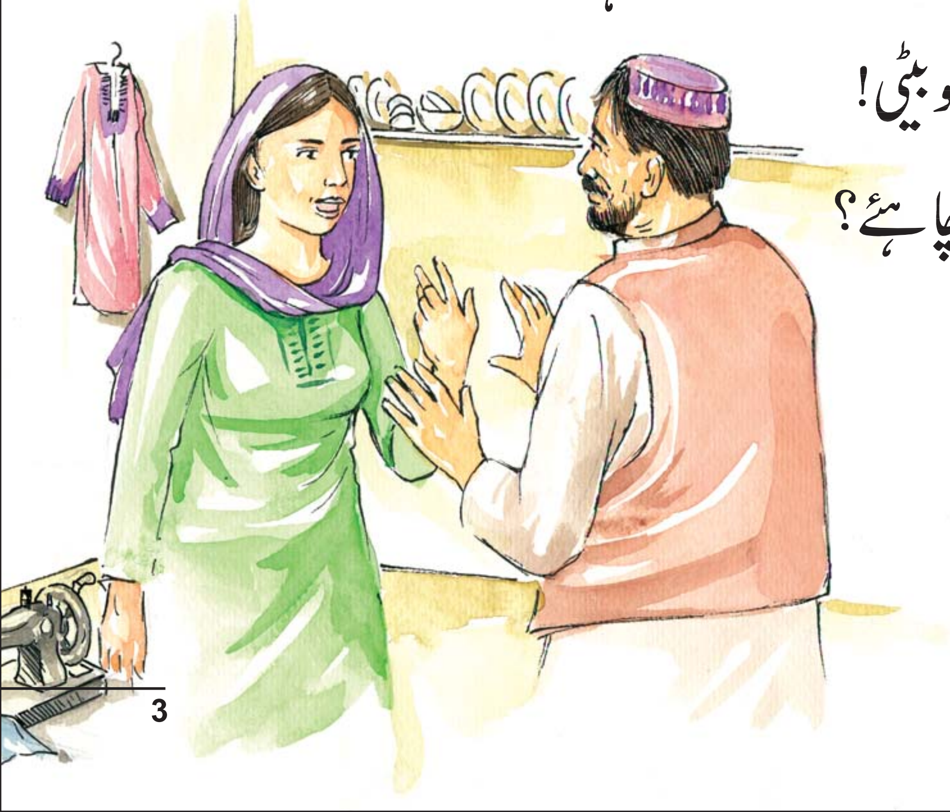

چچا: کپڑا کاٹنے اور سینے کی باقاعدہ تربیت لینی پڑے گی۔

لالی: کیا درزی کی تربیت لینے میں آپ میری مدد کریں گے؟

چچا: کیوں نہیں! میرا ہنر میری اولاد نے نہیں سیکھا تم کو سکھا کر میں بہت خوش ہوں گا۔

سکینہ: بھائی لالی کا روز روز آپ کی دکان پر جانا ممکن نہیں۔

چچا: بھابھی! میرے گھر کا ایک کمرہ خالی ہے لالی کی تربیت کے لئے چند ماہ آپ دونوں میرے گھر ہی آ کر رہ لیں۔

حالات کی مجبوری یہی تھی کہ سکینہ عابد کی اس فراخدلانہ مدد کو قبول کر لے۔

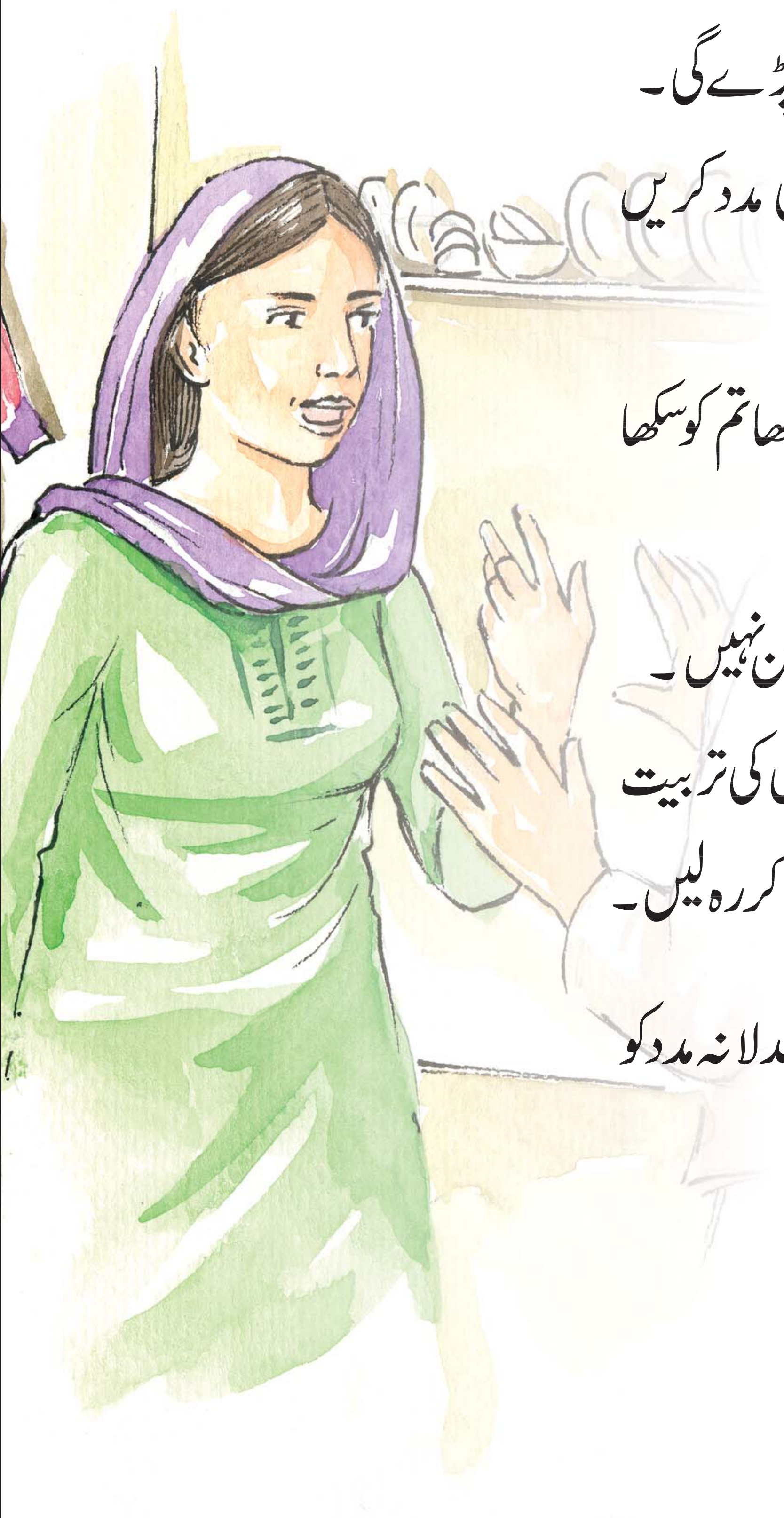

عابد نے پوری ذمہ داری کے ساتھ لالی کی تربیت کرنا شروع کر دی۔ لالی عابد کی سوچ سے کہیں زیادہ ذہین اور محنتی ثابت ہوئی۔ عابد کی چند ہفتوں کی محنت نے لالی کی صلاحیتوں کو چار چاند لگا دیئے۔ شروع شروع میں عابد پوری پوری قمیض ادھڑوا دیتا لیکن لالی کے ماتھے پر شکن نہ آتی۔ لیکن دیکھتے ہی دیکھتے لالی کی سلائی اس معیار پر آ گئی کہ گاہک کے لئے پہچاننا مشکل تھا کہ کون سا کپڑا عابد نے سیا ہے اور کون سا لالی نے۔ اب لالی کاغذ پر خاکہ تیار کرتی اور سکینہ سیتی۔ عابد ڈیزائن دکھاتا لالی ہو بہو نقل کر لیتی۔

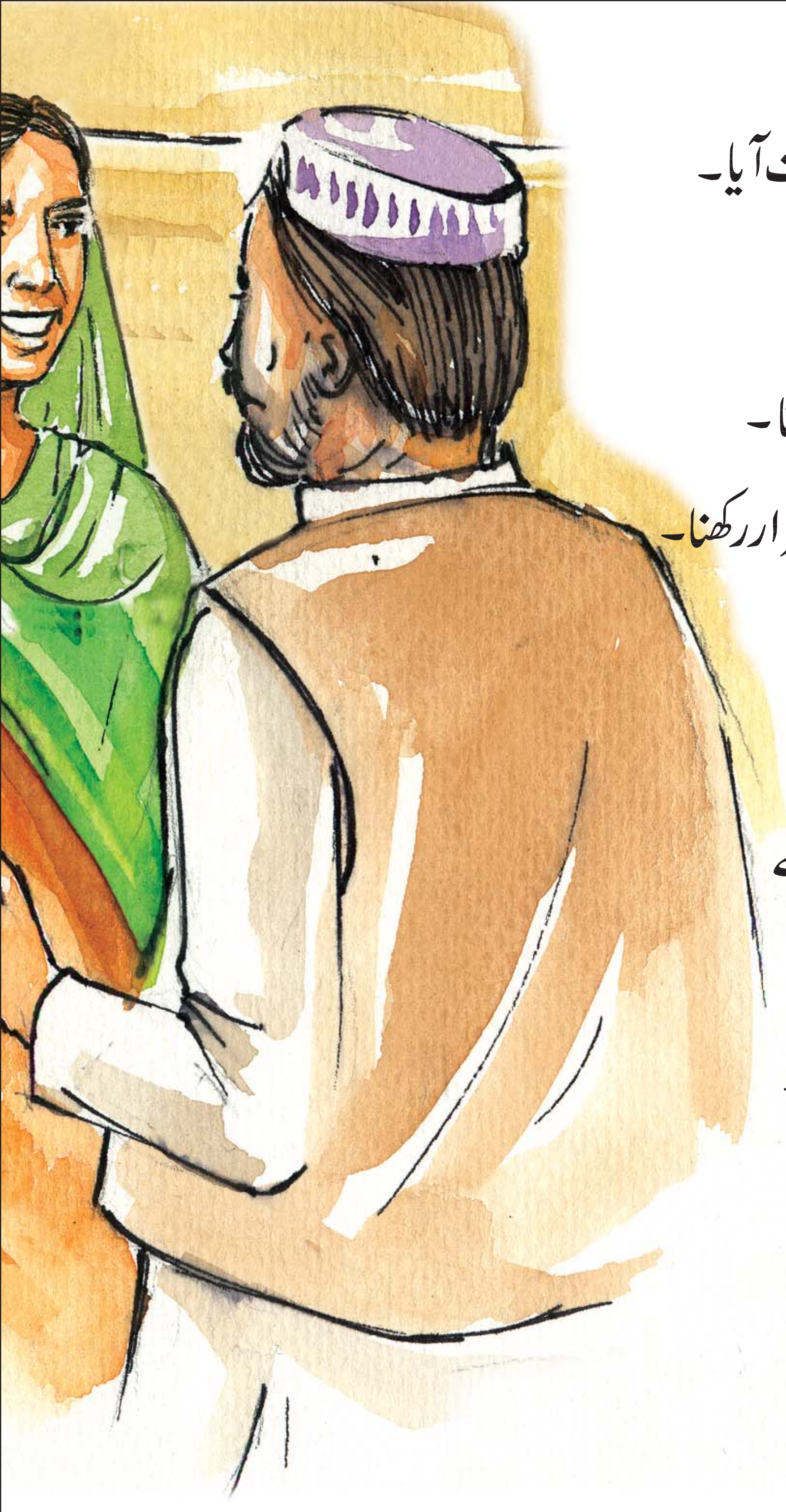

لالی کی تربیت کا مرحلہ ختم ہوا اور روانگی کا وقت آیا۔

لالی: چچا آپ مجھے کوئی نصیحت کیجئے۔

چچا: گاہکوں سے جو وعدہ کرنا اسے پورا کرنا۔

لالی: یعنی کام وقت پر پورا کرنا اور معیار برقرار رکھنا۔

چچا: بالکل درست۔

عابد نے ایک اور ہدایت کی۔

''میری دکان کی مدد سے تم اپنی دکان کے لئے ضروری چیزوں کی ایک فہرست بناؤ''۔

لالی: (ہنستے ہوئے) چچا فہرست تیار ہے۔

چچا: بہت خوب! مجھے سناؤ

چیزوں کی فہرست

★	مشینیں	2 عدد	
★	میزیں	2 عدد	(کباڑی کی دکان سے)
★	انچ ٹیپ	1 عدد	
★	قینچیاں	2 عدد	
★	سوئیاں باریک	1 درجن	
★	سوئیاں موٹی	1 درجن	
★	ہینگر	2 درجن	
★	براؤن کاغذ	2 دستے	
★	کاغذ کی تھیلیاں	2 درجن	
★	ڈسٹ بن	1 عدد	(کوڑے کی ٹوکری)
★	رجسٹر	1 عدد	(گاہکوں کے نام پتے اور ناپ نوٹ کرنے کے لئے)
★	رسید بک	1 عدد	
★	پینسل/قلم	1 عدد	

لالی کا گھر سڑک پر تھا۔اس نے گھر کے ایک کمرے کو ٹیلرنگ شاپ بنا دیا۔جس کا دروازہ سڑک پر کھلتا تھا۔لالی نے اُس دروازہ پر بورڈ لگایا:

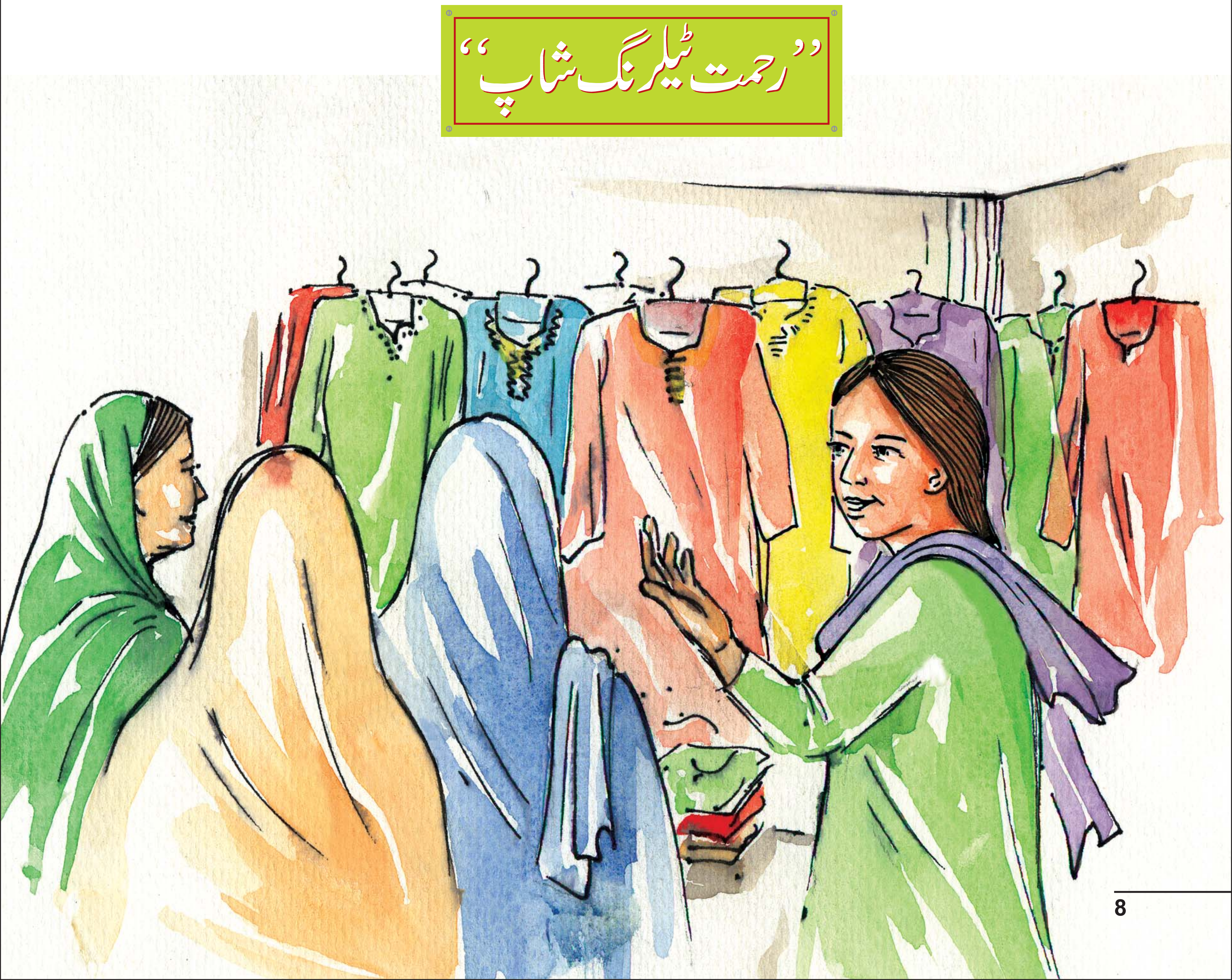

جمعہ کو رحمت ٹیلرنگ شاپ کا افتتاح کیا گیا۔
تمام گاؤں کی عورتیں بڑی خوشی خوشی تقریب میں شریک ہوئیں۔

عابد نے دکان پر دو درجن جوڑے لٹکا دیئے تھے تا کہ عورتوں کو ڈیزائن اور سلائی کے معیار کا اندازہ ہو سکے۔

ایک سال کے اندر رحمت ٹیلرنگ شاپ نہ صرف لالی کے گاؤں میں مقبولیت حاصل کر گئی بلکہ ارد گرد کے سارے ہی گاؤں کی عورتیں اپنے کپڑے لالی سے سلوانے لگیں۔

سندھ ایجوکیشن فاؤنڈیشن

عورتوں کی تعلیم و خود انحصاری کا پروگرام

دیگر کتابیں

- ★ زینب کی پریشانی
- ★ لالی
- ★ ببلو کی موت
- ★ باجی نجمہ
- ★ رحمٰن بابا
- ★ میرو کا دکھ
- ★ انجانے دکھ
- ★ ہم سب مل کر
- ★ نادر کی بیماری
- ★ ٹائیفائڈ سے بچاؤ ممکن ہے

جملہ حقوق محفوظ

سندھ ایجوکیشن فاؤنڈیشن
پلاٹ 9، بلاک 7، کہکشاں، کلفٹن 5، کراچی.
فون: 111-424-111 (021)   فیکس: 9251652 (021)
ویب سائیٹ: www.sef.org.pk   اِی میل: info@sef.org.pk